-٣٢/٤/١٣
—/٢٢
١٠/٤١٤

س :- قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کیا ہے یا امت کو. قرآن پاک میں ایک جگہ آیا ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے اٹھیے میری تعریف بیان کیجئے۔ اور لوگوں کو مجھ سے ڈرائیے ہم آپ سے روزی نہیں چاہتے روزی تو آپ کو ہم دیں گے. لیکن حدیث میں ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد پھیل جاؤ اور اپنا رزق تلاش کرو اور کسب حلال پر اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں تو پھر اس حکم کا کیا مطلب ہے۔ وضاحت فرمادیں یہ کس کے لیے ہے۔

نوید قاسم ڈسکہ
03006493891

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اللہ تبارک وتعالیٰ نے "سورۃ المدثر" میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا بذریعہ وحی کے، کہ اے چادر اوڑھے ہوئے، کھڑا ہو ڈر سنا، اور اپنے پروردگار کی عظمت بیان کر، اور "سورۃ طٰہٰ" میں ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں. اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، لیکن یہ خطاب صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ امت کو بھی خطاب ہے، جیساکہ "سورۃ الذاریات" میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿ما ارید منہم من رزق ..... ﴾ الایۃ کہ ہم ان سے رزق نہیں چاہتے.

باقی آپ نے سوال میں جو کہا ہے کہ "حدیث" میں آتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد پھیل جاؤ، یہ حدیث نہیں بلکہ قرآن کریم کی آیت کریمہ ہے ﴿فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض ..... ﴾ الایۃ بظاہر آپ کو دونوں آیات میں تعارض معلوم ہو رہا ہے، مگر حقیقۃً دونوں آیات میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ "سورۃ الجمعۃ" میں جو ارشاد ہے، (جاری ہے)

کہ نماز ادا کرنے کے بعد پھیل جاؤ رزق کی تلاش کے لئے۔
تو اس آیت مبارکہ میں اس امر کی طرف اشارہ اور رہنمائی
کی گئی ہے کہ انسان اسباب رزق کی تلاش میں ایسا منہمک
نہ ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جائے، بلکہ انسان
کو سمجھنا چاہیئے کہ اصل رزق کے خزانے اللہ تبارک کے پاس ہیں
اسی کی رضا سے سب کچھ ملتا ہے، لہذا جب اللہ تبارک وتعالیٰ
کی عبادت پوری کرلو، تو اس کے بعد روزی کی تلاش میں پھیل جاؤ۔
اور "سورۃ طٰہٰ" میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مبارک
کہ ہم آپ سے رزق نہیں چاہتے، اسی طرح "سورۃ الذاریات" میں
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ما ارید منہم من رزق...﴾ الآیۃ ہم ان سے
رزق نہیں چاہتے، تو ان آیات میں انسان کے پیدائش کی بنیادی
مقصد کو بیان کیا گیا ہے، کہ اصل اور بنیادی مقصد میری عبادت ہے۔
رزق تلاش کرنا اصل مقصد نہیں بلکہ وہ تو ایک ضرورت ہے۔
اور اس بات کو بھی بیان کیا گیا کہ اصل رزق اللہ تبارک وتعالیٰ ہی دینے
والے ہیں، باقی آیت کریمہ میں رزق کی تلاش سے منع نہیں کیا
کہ آپ روزی ہی تلاش نہ کریں، بلکہ اصل مقصد کی یاد دہانی کرائی ہے۔
لہذا دونوں آیات میں کوئی تعارض نہیں۔

لما في قولہ تعالیٰ: ﴿وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون ○ ما ارید منہم من رزق وما ارید
ان یطعمون ○ ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین﴾ ○ الآیۃ
(سورۃ الذاریات، پارۃ: ۲۷، آیۃ: ۵۶، ۵۷، ۵۸)

قولہ تعالیٰ: ﴿فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا
فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ
کثیرا لعلکم تفلحون ○ واذا راو تجارۃ او لھوا......

(جاری ہے)

وتركوك قائماً ۚ ..... والله خير الرازقين ۝ ﴾

(سورة الجمعة، پارة: ٢٨، آية: ١٠، ١١)

قوله تعالى: ﴿ يٰأيها المدثر ۝ قم فأنذر ۝ وربك فكبر ۝ ﴾

(سورة المدثر، پارة: ٢٩، آية ١، ٢، ٣)

قوله تعالى: ﴿ وأمر أهلك بالصلاة واصطبر عليها ﴾
أي استنقذهم من عذاب الله بإقام الصلاة، واصبر أنت على فعلها كما قال الله تبارك وتعالى: ﴿ يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم وأهليكم ناراً ﴾ ..... وقوله تعالى: ﴿ لا نسألك رزقاً نحن نرزقك ﴾ يعني إذا أقمت الصلاة أتاك الرزق من حيث لا تحتسب كما قال الله تعالى: ﴿ ومن يتق الله يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب ﴾.

وقال الله تعالى: ﴿ وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون إلى قوله: إن الله هو الرزاق ذو القوة المتين ﴾ ....

حدثنا جعفر عن ثابت قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أصابته خصاصة نادى أهله يا أهلاه صلوا، صلوا. وقال ثابت وكانت الأنبياء إذا نزل بهم أمر فزعوا إلى الصلاة

وقد روى الترمذي وابن ماجة من حديث عمران بن زائدة ... عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "يقول الله تعالى: يا ابن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وأسد فقرك وإن لم تفعل ملأت صدرك شغلاً ولم أسد فقرك... إلخ

(تفسير ابن كثير، سورة طٰه، پارة ١٦، آية ١٣٢، ط دار السلام)

قوله تعالى: (وأمر أهلك بالصلوٰة) أمره تعالى بأن يأمر أهله بالصلاة ويتمثلها معهم ويصطبر عليها (جاری ہے)

ويلازمها، وهذا خطاب للنبي صلى الله عليه وسلم ويدخل في عمومه جميع أمته..... وكان عليه السلام بعد نزول هذه الاية يذهب كل صباح إلى بيت فاطمة وعلى رضي الله تعالى عنهما" فيقول الصلاة....... قوله تعالى: (لا نسئلك رزقا) أي لا نسئلك أن ترزق نفسك وإياهم وتشتغل عن الصلاة بسبب الرزق بل نحن نتكفل برزقك وإياهم، فكان عليه الصلاة والسلام إذا نزل بأهله ضيق أمرهم بالصلاة. وقد قال الله تعالى: (وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون...إن الله هو الرزاق ذو القوة المتين ٥) اية.

(الجامع لاحكام القرآن للقرطبي، سورة طه، اية ١٣٢، ٦/ ١٨١، ١٨٢، ط: دار احياء التراث العربي)

قوله تعالى: (لا نسئلك رزقا.... (الخ) دفع لما عسى أن يخطر ببال أحد من أن المداومة على الصلاة ربما تضر بالمعاش، فكأنه قيل داوموا على الصلاة غير مشتغلين بأمر المعاش عنها.....

زعم بعضهم أن الخطاب خاص وهذا الحكم إذ لو عاماً لرخص لكل مسلم المداومة وترك الاكتساب وليس كذلك... الخ

(تفسير روح المعاني، سورة طه، اية ١٣٢، ١٦/ ٢٨٦، ط: دار احياء التراث العربي)

وقوله تعالى: (فإذا قضيت الصلاة) أي: فرغ منها (فانتشروا في الارض) لما حجر عليهم في التصرف بعد النداء وأمرهم بالاجتماع أذن لهم بعد الفراغ في الانتشار في الأرض والابتغاء من فضل الله. كما كان عراك بن مالك رضي الله تعالى عنه: إذا صلى الجمعة انصرف فوقف على باب المسجد فقال (جاري ہے)

أللهم إني أجبت دعوتك و صليت فريضتك و انتشرت كما أمرتني فارزقني من فضلك وأنت خير الرازقين۔

حدثنا محمود بن خالد عن الوليد۔ أخبرني أبو معاذ بن معروف۔ أنه سمع مقاتل بن حيان يقول إكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي يوم الجمعة قبل الخطبة مثل العيدين حتى إذا كان يوم والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب. وقد صلى الجمعة فدخل رجل فقال: إن دحية ابن خلفية قد قدم بتجارة ..... ولم يبق معه إلا نفر يسير ... إلخ

(خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين) أي لمن توكل عليه وطلب الرزق في وقته۔

تفسير ابن كثير، سورة الجمعة، پاره: ۲۸، ايت: ۱۰، ۱۱

۴ / ۴۷۲ ط: دار السلام) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه ربنواز هزاروى
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكر التشي
۱۵ / ۵ / ۱۴۳۲ھ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفغاني
۱۷ / ۵ / ۳۲ھ

الجواب صحيح
[signature]
۱۷ / ۵ / ۳۲ھ